عنوان ۱۱: خلق عظیم

س ۱ خالی جگہ پُر کریں۔

ا۔ نبی

ب۔ محمود

ج۔ رحمت و شفقت

د۔ عادت

ہ۔ رحمت

س ۲ مناسب جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ خلق کی

ب۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ج۔ رحمت

د۔ فتح مکہ

ہ۔ بہتر اخلاق کا حامل

س ۳ مختصر جوابات تحریر کریں۔

۱۔ اخلاق سے کیا مراد ہے؟

خُلق کے لغوی معنی عادت، فطرت کے ہیں، مگر اصطلاح میں خُلق سے مراد وہ اعمال ہیں، جن کو انسان بغیر کسی دقت کے کرتا ہو اور انسان کی طبیعت، خاص وابستگی کی وجہ سے ان اعمال کو کرنے پر ہر وقت آمادہ ہو، خُلق کی جمع اخلاق ہے اخلاق کی دو قسمیں ہیں۔

اخلاق حسنہ: وہ اچھے اعمال جنہیں معاشرے میں ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا اور لوگ ایسے اعمال والے انسان کو پسندیدہ انسان سمجھتے ہیں۔

اخلاق سیّئہ: اخلاق سیئہ سے مراد وہ بُرے اعمال ہیں، جنھیں معاشرے میں بُرا سمجھا جاتا ہے اور ایسے اخلاق والے کو لوگ ناپسند کرتے ہیں۔

۲. آپ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں کوئی قرآنی آیت یا اس کا ترجمہ لکھیں۔

آپ ﷺ کی ذات پاک میں فضائل و اخلاق کے تمام اوصاف جمع ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

وانک لعلی خلق عظیم

ترجمہ: اور یقیناً آپ ﷺ اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر ہیں۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین۔

ترجمہ: اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔

غلاموں کے حقوق کے بارے میں کوئی حدیث یا اس کا ترجمہ تحریر کریں۔

آپ ﷺ غلاموں پر خاص شفقت فرماتے تھے آپ ﷺ نے غلاموں کے متعلق

* فرمایا: "یہ تمہارے بھائی ہیں جو خود کھاؤ ان کو بھی کھلاؤ اور جو خود پہنو، ان کو بھی پہناؤ۔"

* ایک مرتبہ ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں آیا اور پوچھا میں اپنے غلام کا قصور دن میں کتنی مرتبہ معاف کروں۔ آپ ﷺ خاموش رہے۔ دوبارہ پوچھا تو آپ ﷺ پھر خاموش رہے۔ جب اُس شخص نے تیسری مرتبہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا "ہر روز ستر مرتبہ غلام کا قصور معاف کیا کرو۔"

آپ ﷺ نے غلاموں پر زیادہ بوجھ ڈالنے، مارنے اور جھڑکنے سے بھی منع فرمایا۔ آپ ﷺ کی ملکیت میں جو غلام بھی آتا آپ ﷺ اُسے آزاد کر دیتے۔ حضرت زید آپ ﷺ کے غلام تھے آپ کے عمدہ سلوک سے وہ بہت متاثر ہوئے اور جب اُن کے والد اُن کو لینے آئے تو آپ ﷺ نے جانے سے انکار کر دیا۔ اِس موقع پر آپ ﷺ نے اُن کو آزاد کر کے اپنا بیٹا بنا لیا۔

یتیم کی کفالت کرنے والے کے لئے کیا اجر ہے؟ کوئی روایت لکھیے۔

آپ یتیموں اور بے سہارا لوگوں سے بے حد محبت و شفقت کا برتاؤ کرتے تھے
آپ یتیموں کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:
"میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں اس طرح (ساتھ ساتھ)
ہوں گے"۔
یہ ارشاد فرماتے ہوئے آپ نے اپنی شہادت کی انگلی اور اس کے ساتھ والی
انگلی کو قریب ملا کر اشارہ فرمایا تھا۔
ایک اور جگہ آپ نے فرمایا:
مسلمانوں کے گھروں میں وہ گھر سب سے زیادہ خیر و برکت والا ہے جس گھر میں
یتیم موجود ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو۔

"لا تثریب علیکم الیوم" آپ نے کس موقع پر فرمایا؟

کفار مکہ نے آپ پر طرح طرح کے ستم ڈھائے یہاں تک کہ آپ کو مکہ مکرمہ
چھوڑ کر مدینہ منورہ جانا پڑا لیکن جب آپ فاتح مکہ کی حیثیت سے
واپس مکہ تشریف لائے تو آپ نے اپنے جانی دشمنوں کے لیے بھی
عام معافی کا اعلان کر دیا اور اس موقع پر فرمایا: میں تم سے
آج وہی بات کہتا ہوں جو یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہی تھی۔
آپ نے فرمایا۔
"لا تثریب علیکم الیوم"
ترجمہ "آج کے دن تم پر کوئی ملامت (گلا) نہیں"۔

سوال۳: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔
۱۔ نبی کریم کے خلق عظیم کو قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کریں۔
ج: قرآن کریم کی روشنی میں آپ کا اخلاق:-
آپ کے اخلاق کی گواہی خود اللہ تعالی نے قرآن مجید میں اس طرح دی ہے:
وانك لعلى خلق عظيم ترجمہ "اور یقیناً آپ اخلاق کے اعلی مرتبے پر ہیں"

آپؐ اللہ تعالیٰ کے ایسے برگزیدہ پیغمبر ہیں جن کی ذات پاک میں تمام خوبیاں جمع ہیں۔ آپؐ آخری نبی ہیں اور آپؐ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا اس لیے زندگی کے ہر شعبے میں ہمیں آپؐ کی زندگی سے رہنمائی ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

ترجمہ: "بے شک تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔"

اسی طرح رسول اللہؐ تمام مخلوقات کے لیے انتہائی شفیق تھے ارشاد ہوتا ہے:

وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین

ترجمہ: "اور ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔"

آپؐ صحابہ کرامؓ سے لطف و احسان کے ساتھ پیش آتے ان کے قرض خود ادا کرتے اور سائل کو کبھی اپنے در سے خالی ہاتھ نہ لوٹاتے۔ ایک اور جگہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ آپؐ کے بہترین اخلاق سے متعلق فرماتا ہے:

"اے محمدؐ اگر آپؐ ترش رو ہوتے تو لوگ آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے"

آپؐ نے اپنے بارے میں خود یہ ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "میں عمدہ اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں"۔

دوسری جگہ آپؐ نے اس طرح فرمایا:

ترجمہ "اے لوگو! تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو اور میں تم سب سے زیادہ اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں"۔

آپؐ خود بھی بلند اخلاق کے حامل تھے اور مسلمانوں کو بھی یہی تلقین فرماتے تھے آپؐ نے فرمایا:

ترجمہ "قیامت کے دن مومن کے اعمال نامے میں کوئی چیز اس کے اچھے اخلاق سے زیادہ بھاری نہیں ہو گی"۔

یہ تمام آیات اور احادیث مبارکہ آپؐ کے اچھے اخلاق کی دلیل ہیں۔

حضرت محمدؐ اپنے دشمنوں اور غیروں کے ساتھ کس طرح حسن سلوک سے پیش آتے تھے؟ تحریر کریں۔

رسول اللہ کسی خاص طبقے یا گروہ کے لیے رحمت بن کر نہیں آئے۔ بلکہ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپؐ اپنے اور بیگانے سب کے لیے رحمت ہیں۔

* آپؐ کی رحمت صرف ایمان والوں تک محدود نہیں تھی بلکہ آپؐ اپنے جانی دشمنوں کے لیے بھی باعث رحمت تھے۔ کفار مکہ نے آپؐ پر طرح طرح کے ظلم ڈھائے یہاں تک کہ آپؐ کو مدینہ ہجرت کرنی پڑی مگر جب آپؐ فاتح بن کر مکہ آئے تو عام معافی کا اعلان فرما دیا ہوئے فرمایا:

"آج کے دن تم پر کوئی ملامت نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو"

* آپؐ کے حسن سلوک سے مکہ کی وہ بڑھیا جو روزانہ آپؐ پر کچرا پھینکا کرتی تھی مسلمان ہو گئی۔

ایک دن جب بڑھیا نے آپؐ کے آنے پر گھر کی چھت سے کوڑا نہ پھینکا تو آپؐ دوسرے دن اس کے گھر تشریف لے گئے پتہ چلا کہ وہ شدید علیل ہے۔ تب آپؐ نے اُس کے اُس کے گھر کی صفائی کی۔ کھانا کھلایا اور اُس کی خدمت میں پیش پیش رہے۔ یہ محمدہ برتاؤ دیکھ کر وہ بڑھیا مسلمان ہو گئی۔

* آپؐ اپنوں اور غیروں کو اِس قدر نوازتے تھے کہ ہر شخص یہی محسوس کرتا تھا کہ آپؐ سب سے زیادہ اُسی کا خیال فرما رہے ہیں۔ اسی طرح آپ لوگوں کی خدمت بھی کیا کرتے تھے۔ آپؐ دوسروں کا بوجھ اُٹھا کر اُن کی منزل تک پہنچا دیتے۔ کوئی سوالی آتا تو آپؐ اپنی پرواہ نہ کرتے ہوئے اُس کی ضرورت پوری کرنے کا اہتمام فرماتے۔ آپؐ کے پاس اگر کوئی چیز نہ ہوتی تو دوسرا سے اُدھار لے کر بھی سوالی کی ضرورت پوری کرنے سے نہیں کتراتے تھے۔

* آپؐ نے طائف کے سفر کے دوران وہاں کے باشندوں کے بُرے سلوک پر صبر کیا۔ اُن کے پتھراؤ کے باوجود جب کہ آپؐ کے پاؤں مبارک خون سے لہولہان تھے اُن کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ حضرت جبرائیل طائف والوں کو کچلنے کے لیے آپؐ سے اجازت لینے آئے تو آپؐ نے فرمایا:

"یہ لوگ مجھے جانتے نہیں ہیں ہو سکتا ہے اِن کی آنے والی نسلیں مسلمان ہو جائیں"۔

اِسطرح آپؐ نے اُن کو پہاڑوں میں پِس جانے سے بچا لیا۔

* ایک صحابی کا بیان ہے کہ جب میں کافر تھا تو مدینہ آیا اور آپؐ کا مہمان ہوا۔ رات کو میں آپؐ کے گھر کی تمام بکریوں کا دودھ پی گیا۔ آپؐ نے تمام گھرانے کے ساتھ رات بھوکی گزاری لیکن آپؐ نے مجھے کچھ بھی نہ کہا۔

اِس سے پتہ چلتا ہے آپ کی زندگی اپنے اور غیر سب کے لیے باعث مثال تھی۔

س ۲۰۔ آپؐ کا یتیموں اور بچوں کے ساتھ سلوک کیسا تھا؟ واقعات کی مدد سے تحریر کریں۔

ج۔ آپؐ یتیموں اور بے سہارا لوگوں سے بے حد محبت و شفقت کا برتاؤ کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا:

ترجمہ: "مسلمانوں کے گھروں میں وہ گھر سب سے زیادہ خیر و برکت والا ہے جس گھر میں یتیم موجود ہو اور اُس کے ساتھ عمدہ سلوک کیا جاتا ہو۔"

*: ایک مرتبہ آپؐ عید کے دن گھر سے باہر تشریف لے گئے۔ ایک بچے کو روتے ہوئے دیکھا تو وجہ پوچھی۔ وہ کہنے لگا میں یتیم ہوں۔ آپؐ اُس بچے کو گھر لے آئے اور پوچھا کیا تم پسند کرو گے کہ عائشہؓ تمھاری ماں ہو اور میں تمھارا باپ۔ اِس بات پر بچہ خوش ہو گیا اور مسکرانے لگا۔

ترجمہ: ایک اور جگہ فرمایا: "میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ساتھ ساتھ ہوں گے۔"

اِسی طرح آپؐ بچوں کے ساتھ انتہائی محبت و شفقت کا برتاؤ کرتے تھے۔ بچوں کو سلام کرنے میں پہل کرتے۔ یہی وجہ تھی کہ بچے آپؐ کے پاس بلا تکلف آ جاتے۔ آپؐ بچوں کے احساسات کا مکمل خیال رکھتے۔ اُن کے ساتھ کھیلا کرتے۔ بچوں کی دوڑیں لگواتے۔ اپنی سواری پر بیٹھاتے اور محفل میں آنے والا موسم کا پھل پہلے بچوں کو دیتے۔

* عہدِ نبوی میں عورتیں اور بچے بھی باجماعت نماز میں شریک ہوتے۔ آپؐ نے فرمایا میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ نماز طویل کر دوں اچانک کسی بچے کے رونے کی آواز آتی ہے تو میں نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ یہ بات محسوس کرتے ہوئے کہ اس کی ماں کو اِس بچے کے رونے سے تکلیف ہوگی۔

*: اسی طرح آپؐ اپنی نواسی امامہ کو نماز میں اپنے اوپر چڑھنے سے نہ روکتے بلکہ اپنا رکوع اور سجدہ طویل کر دیتے۔

ایک بدو آپؐ کی خدمت میں آیا اس نے آپؐ کو بچوں کو چومتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگا "ہم لوگ تو بچوں کو نہیں چوما کرتے" آپؐ نے جواب دیا اگر اللہ نے تمہارے دل سے رحم چھین لیا ہے تو میں کیا کروں"۔

"ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا "وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے بڑوں کی عزت اور ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے"

اسی طرح آپؐ بچوں کی دوڑیں لگواتے اور فرماتے جو بچہ سب سے پہلے دوڑ کر مجھے چھو لے گا وہ جیت جائے گا۔ بچے تیزی میں دوڑتے ہوئے آتے اور آپؐ کو چھونے کے لیے بعض اوقات آپؐ سے ٹکراتے اور آپؐ پر گر جاتے مگر آپؐ کبھی منع نہ فرماتے۔ اور بچوں کے ساتھ خوش ہوتے۔